آڈٹ بیورو آف سرکولیشن (ABC) وزارت اطلاعات ونشریات سے باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت

DAILY NAWA-E-AHMEDPUR SHARQIA

روزنامہ نوائے احمد پور شرقیہ بہاولپور

چیف ایڈیٹر: احسان احمد سحر
ایڈیٹر: اعجاز احمد خان
مینیجنگ ایڈیٹر: محمد سلیمان فاروقی
ٹیلیفون نمبر: 062-2508053 موبائل: 0301-7740405

E-mail: nawaiahmedpur@gmail.com, daily.nawaiahmedpur@gmail.com

جلد نمبر 20 | بروز اتوار یکم اکتوبر 2026ء قیمت فی شمارہ 10 روپے زر سالانہ 3 ہزار روپے | شمارہ نمبر 210

گورنر راج اور ایمرجنسی لگاتے تو خیبر پختونخوا کو دہشتگردی سے مزید نقصان ہوتا: وزیراعظم

خیبر پختونخوا میں 13 سال برسراقتدار پارٹی کی طرف سے بلند و بانگ دعوے کیے گئے، گزشتہ 13 سال میں صوبے میں کتنی یونیورسٹیاں اور ہسپتال بنائے گئے؟

عوامی خدمت کے بجائے سیاسی نعروں اور تقسیم در تقسیم پر توجہ دی گئی۔ مسلم لیگ ن خیبر پختونخوا کی پارلیمانی پارٹی سے خطاب

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) وزیراعظم محمد بقیہ نمبر 4 صفحہ 4 پر ملاحظہ کریں

ڈیجیٹل خواندگی ہر مہم، نصاب اور ادارے کا حصہ ہونی چاہیے

اے آئی سے تیار کردہ مواد کی لیبلنگ لازمی قرار دینا ہوگی، وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات عطاء اللہ تارڑ

اسلام آباد (سی ایم لنکس) وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات عطاء اللہ تارڑ نے ڈیجیٹل بقیہ نمبر 3 صفحہ 4 پر ملاحظہ کریں

ڈپٹی کمشنر سید حسن رضا کا کشمیر پارک اور ائیرپورٹ روڈ پر کینال ویو پارک کا دورہ

پارک کی باؤنڈری وال پر نصب جالیوں کو خوبصورت اور دلکش رنگوں سے پینٹ کیا جائے، ڈپٹی کمشنر

بہاول پور (پ ر) ڈپٹی کمشنر سید حسن رضا نے جی پی او کے قریب واقع کشمیر پارک اور ائرپورٹ روڈ پر کینال ویو پارک کا دورہ کیا۔ انہوں بقیہ نمبر 2 صفحہ 4 پر ملاحظہ کریں

اوچ شریف میں صحافتی اتحاد کی تاریخی تقریب

جرنلسٹس الائنس پاکستان، جنوبی پنجاب چیپٹر کے عہدیداران کی حلف برداری، تربیتی ورکشاپ اور مرحوم صحافیوں کو خراج عقیدت

جنوبی پنجاب کے 16 پریس کلبوں کی نمائندگی، محترمہ ڈاکٹر سعدیہ کمال کی شرکت، جناب پروفیسر ڈاکٹر شہزاد رانا کا اظہار تحسین، جناب احسان احمد سحر کی تنظیمی جدوجہد کا اعتراف اور صحافتی خدمات پر اعزازات کی تقسیم



حمیداللہ خان عزیز
(*سیکرٹری کوآرڈینیشن: جرنلسٹس الائنس پاکستان رورل اینڈ ٹاؤن پریس کلبز، جنوبی پنجاب چیپٹر*)

جنوبی پنجاب میں صحافت کو درپیش مسائل، مقامی صحافیوں کی معاشی مشکلات، پیشہ ورانہ تربیت کی ضرورت اور صحافتی اداروں کے مابین مؤثر رابطہ کاری کے تناظر میں جرنلسٹس الائنس پاکستان، رورل اینڈ ٹاؤن پریس کلبز جنوبی پنجاب چیپٹر کی تقریب حلف برداری، تربیتی ورکشاپ اور اعزازی تقریب ایک اہم تنظیمی پیش رفت کے طور پر سامنے آئی۔ منگل، 27 اکتوبر 2026 کو اوچ شریف کے العباس میرج ہال میں منعقد ہونے والی اس تقریب میں جنوبی پنجاب کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے دو سو سے زائد صحافیوں، صحافتی تنظیموں کے نمائندوں، علمی شخصیات، سماجی و سیاسی رہنماؤں اور خواتین صحافیوں نے شرکت کی۔

تقریب کا مرکزی مقصد نو منتخب عہدیداران سے حلف لینا، صحافیوں کے درمیان باہمی اعتماد اور رابطے کو مضبوط بنانا، جدید صحافت کے تقاضوں سے آگاہی پیدا کرنا، مرحوم صحافیوں کی خدمات کو یاد رکھنا اور ان شخصیات کو خراج تحسین پیش کرنا تھا جنہوں نے صحافت، تنظیم سازی اور صحافیوں کے مسائل کے حل کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔ اس موقع پر سات مرحوم صحافیوں کے میموریل ایوارڈز ان کے ورثا کے حوالے کیے گئے، جب کہ متعدد ممتاز شخصیات اور صحافتی خدمات انجام دینے والے افراد کو بھی اعزازی شیلڈز پیش کی گئیں۔

تقریب کی صدارت جرنلسٹس الائنس پاکستان کے بانی و میڈیا ایڈوائزر، چیف ایڈیٹر روزنامہ "نوائے احمد پور شرقیہ" اور رورل میڈیا نیٹ ورک پاکستان کے صدر جناب احسان احمد سحر نے

معمولی اہمیت رکھتا ہے۔

جناب احسان احمد سحر نے اس پلیٹ فارم کے قیام اور اسے فعال بنانے کے لیے جو کوششیں کیں، تقریب کے مختلف مراحل میں ان کا ذکر ہوا۔ ان کی کاوشوں کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے مختلف علاقوں میں کام کرنے والے پریس کلبوں کو ایک مشترکہ تنظیمی نظام میں شامل کر کے صحافیوں کے اجتماعی مسائل کے لیے رابطہ کاری کا راستہ اختیار کیا گیا۔ اس نوعیت کی تنظیم سازی کا مقصد محض عہدوں کی تقسیم نہیں بلکہ مقامی صحافت کو درپیش مشکلات کی نشاندہی، تربیت کے مواقع پیدا کرنا اور صحافیوں کی آواز کو مؤثر انداز میں متعلقہ حلقوں تک پہنچانا ہے۔

تقریب میں اس بات کو بھی اہمیت دی گئی کہ تنظیم کی کامیابی کا معیار اس کے عہدیداران کی تعداد یا رسمی اجلاسوں سے نہیں بلکہ صحافیوں کے مسائل کے حل، پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافے، باہمی تعاون اور عملی کارکردگی سے متعین ہوگا۔ یہی وہ ذمہ داری ہے جس کے لیے نو منتخب عہدیداران نے حلف اٹھایا۔

جنوبی پنجاب کے 16 پریس کلبوں کی نمائندگی اور تنظیمی دائرے میں توسیع:

تقریب کی اہم تنظیمی پیش رفت یہ تھی کہ جرنلسٹس الائنس پاکستان کے جنوبی پنجاب چیپٹر کے ساتھ پہلے سے وابستہ چودہ پریس کلبوں کے علاوہ دو نئے پریس کلبوں کی شمولیت سے مجموعی تعداد سولہ ہوگئی۔ ان نئے پریس کلبوں میں جھنگی والا پریس کلب اور خان گڑھ ڈومہ پریس کلب شامل ہیں۔ ان کی شمولیت کے سلسلے میں تنظیم کے شریک چیئرمین رانا ذوالفقار علی نے کردار ادا کیا۔

نئے پریس کلبوں کی شمولیت سے تنظیمی دائرے میں توسیع کے ساتھ یہ توقع بھی وابستہ ہوئی کہ جنوبی پنجاب کے مزید علاقوں میں صحافیوں کے مابین رابطہ کاری، تجربات کے تبادلے اور پیشہ ورانہ تعاون کے مواقع بڑھیں گے۔ کسی بھی علاقائی صحافتی اتحاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ مختلف شہروں اور قصبات کے صحافیوں کو محض ناموں کی فہرست تک محدود نہ رکھے بلکہ ان کے مسائل، مقامی ضروریات اور عملی مشکلات کو بھی اپنی ترجیحات میں شامل کرے۔

سولہ پریس کلبوں کی نمائندگی اس بات کی علامت ہے کہ مقامی صحافی مشترکہ مسائل کے حل کے لیے باہمی تعاون کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ اب اس نمائندگی کو فعال رابطہ کاری، تربیتی سرگرمیوں، باقاعدہ مشاورت اور صحافیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات میں تبدیل کرنا تنظیمی قیادت کی بنیادی ذمہ داری ہوگی۔

ڈاکٹر سعدیہ کمال کی شرکت اور صحافیوں کے حقوق کی اہمیت:

تقریب میں ڈاکٹر سعدیہ کمال کی شرکت کو خصوصی اہمیت حاصل رہی۔ وہ فیڈرل یونین آف جرنلسٹس ورکرز پاکستان کی مرکزی صدر اور نیشنل پریس کلب اسلام آباد کی سابق سینئر نائب صدر ہیں۔ اسلام آباد سے اوچ شریف آمد اور جنوبی پنجاب کے صحافیوں کے اجتماع میں شرکت نے اس امر کو نمایاں کیا کہ علاقائی صحافت کے مسائل پر قومی سطح کی صحافتی شخصیات سے رابطہ اور تبادلہ خیال ضروری ہے۔

صحافیوں کے حقوق کی بحث میں آزادی صحافت، پیشہ ورانہ تحفظ، معاشی استحکام، تربیت اور صحافیوں کی مؤثر نمائندگی بنیادی موضوعات ہیں۔ مقامی صحافی اکثر محدود وسائل میں کام کرتے ہیں اور ان کے لیے جدید ٹیکنالوجی، قانونی رہنمائی اور پیشہ ورانہ تربیت تک رسائی مشکل ہوتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ صحافتی تنظیمیں ان مسائل کو محض بیانات تک محدود نہ رکھیں بلکہ ان کے حل کے لیے قابلِ عمل تجاویز اور مشترکہ لائحہ عمل مرتب کریں۔

ڈاکٹر سعدیہ کمال کی شرکت نے تقریب کو ایک وسیع صحافتی تناظر فراہم کیا۔ ایسے اجتماعات کا فائدہ اسی وقت بڑھتا ہے جب قومی اور علاقائی سطح پر کام کرنے والی تنظیمیں ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کریں اور صحافیوں کی بہتری کے لیے مشترکہ کوششوں کو آگے بڑھائیں۔

جناب احسان احمد سحر کا خطاب: تنظیمی ذمہ داری، آزادی صحافت اور عملی جدوجہد:

تقریب کی صدارت کرتے ہوئے جناب احسان احمد سحر نے صحافتی تنظیموں کے کردار، عہدیداران کی ذمہ داریوں، صحافیوں کے حقوق اور جدید صحافت کے تقاضوں پر اظہار خیال کیا۔ ان کے خطاب میں اس بات پر زور تھا کہ تنظیمی عہدہ کسی اعزاز کے ساتھ ساتھ جواب دہی کا تقاضا بھی کرتا ہے۔ عہدیداران کو چاہیے کہ وہ صحافیوں کے مسائل کو سنیں، ان کے حل کے لیے رابطہ کاری کریں اور تنظیم کے پلیٹ فارم کو ذاتی ترجیحات کے بجائے اجتماعی مفاد کے لیے استعمال کریں۔

انہوں نے صحافیوں کے تحفظ اور آزادی صحافت کے لیے مؤثر ادارہ جاتی نظام کی ضرورت پر بھی بات کی۔ صحافت میں آزادی کے ساتھ تحفظ اور جواب دہی کا تصور بھی وابستہ ہے۔ صحافی کو اپنے پیشہ ورانہ فرائض ادا کرنے کے لیے ایسا ماحول درکار ہوتا ہے جس میں وہ حقائق کی بنیاد پر خبر دے سکے، عوامی اہمیت کے معاملات پر سوال اٹھا سکے اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے دوران غیر ضروری دباؤ سے محفوظ رہے۔

جناب احسان احمد سحر نے صحافیوں کی معاشی مشکلات اور میڈیا ورکرز کے حقوق کو بھی اہم موضوع قرار دیا۔ معاشی عدم استحکام صحافتی معیار کو متاثر کر سکتا ہے، اس لیے صحافتی تنظیموں کے لیے ضروری ہے کہ وہ صحافیوں کے روزگار، واجبات، پیشہ ورانہ سہولتوں اور تحفظ کے مسائل پر سنجیدگی سے توجہ دیں۔ انہوں نے جدید ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل صحافت اور تربیتی مواقع کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔

ان کے خطاب میں صحافتی تنظیموں کے باہمی اختلافات اور مختلف دھڑوں کے حوالے سے تنقیدی نکات بھی شامل تھے۔ انہوں نے فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کے مختلف دھڑوں، بشمول ڈاکٹر سعدیہ کمال کی قیادت میں کام کرنے والی تنظیم، کے کردار اور مؤثر عملی نمائندگی کے حوالے سے اپنی تنقید پیش کی۔ اس گفتگو کا مرکزی نکتہ یہ تھا کہ صحافیوں کے نام پر قائم اداروں کی کارکردگی کو عملی نتائج، کارکن صحافیوں کے مسائل کے حل اور ان کے حقوق کے تحفظ کی بنیاد پر جانچا جانا چاہیے۔

خطاب کے اختتام پر جناب احسان احمد سحر نے معروف صحافی اور شاعر آغا شورش کاشمیری کے اشعار کے ذریعے صحافت کے عزم، جرات اور اصولی جدوجہد کے تصور کو اجاگر کیا۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں لا الہ الا اللہ

ان کے خطاب کا مجموعی پیغام یہ تھا کہ صحافتی اتحاد اسی وقت بامعنی ثابت ہوگا جب تنظیمی وابستگی کو خدمت، پیشہ ورانہ دیانت اور اجتماعی ذمہ داری کے ساتھ جوڑا جائے۔

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد رانا کا خطاب: جناب احسان احمد سحر کے اقدام کو جنوبی پنجاب کے لیے اہم پیش رفت قرار دیا:

تقریب میں پروفیسر ڈاکٹر محمد شہزاد رانا نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے جرنلسٹس الائنس پاکستان کے ساتھ وابستگی اختیار کرنے اور تنظیمی ذمہ داریاں قبول کرنے پر نو منتخب عہدیداران کو مبارک باد دی۔ ان کا خطاب اس اعتبار سے اہم تھا کہ انہوں نے صحافتی تنظیم کے قیام اور اسے منظم انداز میں آگے بڑھانے کے اقدام کو جنوبی پنجاب کے صحافیوں کے لیے ایک بڑا اقدام قرار دیا۔

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد رانا نے جناب احسان احمد سحر کی تنظیمی کوششوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ جرنلسٹس الائنس پاکستان کے قیام اور اس کے پلیٹ فارم کو فعال بنانے سے جنوبی پنجاب کے صحافیوں کی دیرینہ محرومیوں کے ازالے میں مدد مل سکتی ہے۔ مقامی اور دیہی صحافیوں کو درپیش مسائل، تربیتی مواقع کی کمی اور مؤثر نمائندگی کے فقدان کے تناظر میں ایک مشترکہ پلیٹ فارم کی اہمیت واضح ہے۔ ان کے مطابق تنظیمی اتحاد کو اگر سنجیدہ منصوبہ بندی، تربیت اور عملی خدمت کے ساتھ آگے بڑھایا جائے تو یہ صحافیوں کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

انہوں نے عہدیداران کو مبارک باد دیتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ اپنے عہدوں کو ذمہ داری سمجھیں گے اور صحافیوں کے مسائل کے حل کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔ ان کے خطاب کا ایک اہم پہلو یہ تھا کہ انہوں نے تنظیمی اقدام کو صرف ایک تقریب یا حلف برداری تک محدود نہیں سمجھا بلکہ اسے جنوبی پنجاب میں صحافیوں کی نمائندگی اور ان کی محرومیوں کے ازالے کی ممکنہ بنیاد قرار دیا۔

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد رانا کی گفتگو نے تقریب کے تربیتی پہلو کو بھی تقویت دی، کیونکہ صحافت کی بہتری کے لیے تنظیم سازی کے ساتھ علمی رہنمائی اور پیشہ ورانہ تربیت ناگزیر ہے۔ صحافیوں کو جدید ذرائع ابلاغ، خبر نویسی، رپورٹنگ، اخلاقی اصولوں اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے واقف کرنا اس بات کی ضمانت بن سکتا ہے کہ تنظیمی اتحاد عملی طور پر بھی نتیجہ خیز ثابت ہو۔

اسٹیج سیکرٹری کے فرائض اور تقریب کی نظامت:

تقریب کے دوران اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف حمیداللہ خان عزیز نے ادا کیے۔ انہوں نے پروگرام کے مختلف مراحل کو مربوط انداز میں آگے بڑھانے، مقررین کو دعوت خطاب دینے، عہدیداران کی حلف برداری، مہمانوں کے تعارف اور اعزازی شیلڈز کی تقسیم کے مراحل میں نظامت کی ذمہ داریاں انجام دیں۔

اس نوعیت کی تقریب میں اسٹیج سیکرٹری کا کردار محض اعلانات تک محدود نہیں ہوتا بلکہ پورے پروگرام کی ترتیب، وقت کی مناسبت، شرکا کے تعارف اور مختلف سرگرمیوں کے درمیان ربط قائم رکھنا بھی اس ذمہ داری کا حصہ ہے۔ تقریب میں تنظیمی امور، تربیتی گفتگو، مہمانوں کے خطابات، مرحوم صحافیوں کے میموریل ایوارڈز اور مختلف شخصیات کی اعزازی شیلڈز کی تقسیم جیسے متعدد مراحل شامل تھے، اس لیے نظامت کی ذمہ داری خاصی اہمیت رکھتی تھی۔

نو منتخب عہدیداران کی تقریب حلف برداری:

تقریب کا مرکزی مرحلہ جرنلسٹس الائنس پاکستان، رورل اینڈ ٹاؤن پریس کلبز جنوبی پنجاب چیپٹر کے نو منتخب عہدیداران کی حلف برداری تھا۔ اس موقع پر مختلف عہدوں پر منتخب ہونے والے نمائندوں نے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ تنظیمی عہدوں کی تقسیم کا بنیادی مقصد مختلف علاقوں کے صحافیوں کو ایک ایسا مربوط نظام فراہم کرنا ہے جس میں ہر عہدیدار اپنے دائرہ کار کے مطابق رابطہ کاری، تنظیم سازی اور اجتماعی مسائل کے حل میں حصہ لے سکے۔

عہدیداران کی فہرست درج ذیل ہے:

- سرپرست: افتخار احمد علوی، (سمہ سٹہ)
- شریک چیئرمین: ارشاد احمد شاد، (اوچ شریف)
- شریک چیئرمین: رانا ذوالفقار علی، (شہر سلطان)
- جنرل سیکرٹری: رانا محمد قاسم، (خان بیلہ)
- چیف آرگنائزر: شاہد بشیر چوہدری، (چنی گوٹھ)
- چیف کوآرڈینیٹر: فراز حیدر خان، (مبارک پور)
- سینئر نائب چیئرمین: محمد عربی عباسی، (ترنڈہ محمد پناہ)
- نائب صدر: سید لیاقت علی رضوی، (ہتھیجی)
- نائب صدر: ملک آصف اعوان، (نوشہرہ جدید)
- نائب صدر: امام بخش بھٹی، (مسافر خانہ)
- ایڈیشنل جنرل سیکرٹری: محمد ابوبکر رونجھا، (بگی)
- ایڈیشنل جنرل سیکرٹری: غلام مرتضی چوہدری، (خانقاہ شریف)
- ایڈیشنل جنرل سیکرٹری: انعام الستار خان مستوئی، (ترنڈہ محمد پناہ)
- ایڈیشنل جنرل سیکرٹری: احسان الحق صدیقی، (خان بیلہ)
- سیکرٹری کوآرڈینیشن: حمیداللہ خان عزیز، ڈپٹی ایڈیٹر: روزنامہ "نوائے احمد پور شرقیہ" (احمد پور شرقیہ)
- ڈپٹی جنرل سیکرٹری: محمد خضر عباس، (نوشہرہ جدید)
- ڈپٹی جنرل سیکرٹری: اعجاز احمد خان، ایڈیٹر: روزنامہ "نوائے احمد پور شرقیہ" (احمد پور شرقیہ)
- ڈپٹی جنرل سیکرٹری: رانا ہارون عباس، (جن پور)
- فنانس سیکرٹری: راشد محمود چنڑ، نمائندہ: روزنامہ "نوائے احمد پور شرقیہ" (احمد پور شرقیہ)







ان عہدیداران کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ تنظیم کے مقاصد کو آگے بڑھانے، مختلف پریس کلبوں کے درمیان رابطہ مضبوط کرنے، صحافیوں کے مسائل کی نشاندہی اور تربیتی سرگرمیوں کے انعقاد میں اپنا کردار ادا کریں۔ حلف برداری کی تقریب کی اصل اہمیت اسی وقت برقرار رہ سکتی ہے جب عہدیداران عملی میدان میں اپنی ذمہ داریوں کا ثبوت دیں۔

اسٹیئرنگ کمیٹی کی قیادت اور دیگر ذمہ داران کی حلف برداری:

تقریب میں تنظیم کی اسٹیئرنگ کمیٹی اور دیگر ذمہ داران کی حلف برداری بھی ہوئی۔ پنجاب کالج احمد پور شرقیہ کے چیف ایگزیکٹو محمد سلیمان فاروقی کو پہلے ہی ایکس رکنی اسٹیئرنگ کمیٹی کا چیئرمین نامزد کیا گیا تھا۔ انہوں نے اس حیثیت سے حلف اٹھایا۔ سید تنویر الحسن بخاری اور محمد اعجاز خان پٹھان نے اسٹیئرنگ کمیٹی کے وائس چیئرمین کی حیثیت سے حلف لیا۔

اس کے علاوہ چیئرمین سیفٹی کمیشن احمد علی چوہدری، جرنلسٹس الائنس پاکستان بہاول پور ڈسٹرکٹ یوتھ چیپٹر کے کوآرڈینیٹر محمد عمار علوی اور شبیر احمد قریشی نے بھی حلف اٹھایا۔ اسٹیئرنگ کمیٹی کی ذمہ داری تنظیمی امور میں رہنمائی، سرگرمیوں کی ترتیب اور مختلف نمائندوں کے درمیان رابطہ کاری کو بہتر بنانا ہے۔ ایکس رکنی کمیٹی کی تشکیل کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ تنظیمی فیصلے مشاورت اور اجتماعی ذمہ داری کے اصول کے تحت آگے بڑھیں۔

سینئر صحافیوں اور مقامی صحافتی تنظیموں کی شرکت:

تقریب میں احمد پور شرقیہ اور دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے متعدد سینئر صحافیوں اور صحافتی تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ ان میں تحصیل پریس کلب احمد پور شرقیہ کے صدر راشد عزیز ہاشمی، احمد پور میڈیا کلب رجسٹرڈ کے صدر خادم حسین سومرو، احمد پور یونین آف جرنلسٹس ورکرز کے عہدیداران اور اراکین، اور سینئر صحافی محمد ناصر خان نیازی شامل تھے۔

مختلف صحافتی اداروں سے وابستہ افراد کی شرکت اس بات کی علامت تھی کہ صحافت کے شعبے میں مختلف تنظیمی وابستگیوں کے باوجود مشترکہ مسائل پر گفتگو اور تعاون کے امکانات موجود ہیں۔ مقامی صحافت کو مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہے کہ پریس کلبوں، یونینوں، صحافتی فورمز اور انفرادی صحافیوں کے درمیان رابطہ قائم رہے، تاکہ مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کے لیے وسیع تر مشاورت ممکن ہو۔

تقریب میں خواتین صحافیوں کی شرکت بھی قابلِ ذکر رہی۔ صحافت کے شعبے میں خواتین کی نمائندگی، ان کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے فروغ اور ان کے لیے محفوظ اور باوقار ماحول کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ خواتین صحافیوں کی موجودگی نے اجتماع کی نمائندگی کو مزید وسیع کیا۔

مہمانانِ اعزاز اور علمی، سماجی و سیاسی شخصیات کی شرکت:

تقریب میں صحافتی شخصیات کے علاوہ علمی، سماجی اور سیاسی حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شریک ہوئے۔ ان میں مخدوم زادہ سید عمر رضا گیلانی، جو دربار قادریہ حضرت محبوب سبحانی اوچ شریف کے جانشین ہیں؛ مخدوم سید ناصر حسین بخاری، سینئر نائب صدر مسلم لیگ فنکشنل پنجاب؛ پروفیسر ڈاکٹر محمد شہزاد رانا، سابق چیئرمین شعبہ میڈیا اسٹڈیز اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور، لیکچرار جناب عبدالصمد، میڈیا ایڈیٹنگ کے شعبے سے وابستہ سینئر ماہر لینئر ایڈیٹر، صدر انجمن تاجران اوچ شریف، غلام یاسین سومرو، صدر جماعت اہلِ سنت شامل تھے۔

مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی شرکت نے اس تقریب کو صحافتی تنظیم کے داخلی اجتماع سے آگے بڑھا کر ایک ایسے فورم کی شکل دی جہاں صحافت، تعلیم، سماجی رابطوں اور مقامی قیادت کے درمیان تعاون کی اہمیت پر توجہ دی جا سکتی تھی۔ صحافت کا کام صرف خبریں شائع کرنا نہیں بلکہ معاشرے کے مختلف طبقات کے مسائل کو سامنے لانا اور عوامی مفاد کے معاملات پر آگاہی پیدا کرنا بھی ہے۔ اس مقصد کے لیے علمی، سماجی اور صحافتی حلقوں کے درمیان مکالمہ مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

مرحوم صحافیوں کے میموریل ایوارڈز: خدمات کی یاد اور نئی نسل کے لیے پیغام:

تقریب کا ایک نہایت اہم اور جذباتی پہلو سات مرحوم صحافیوں کے نام سے منسوب میموریل ایوارڈز کی تقسیم تھا۔ ان ایوارڈز کے ذریعے ان صحافیوں کی خدمات کو یاد کیا گیا جنہوں نے اپنی زندگی میں صحافت کے شعبے سے وابستگی رکھی۔ مرحومین کے اہلِ خانہ اور ورثا نے ان کے میموریل ایوارڈز وصول کیے۔

میموریل ایوارڈز کے لیے جن مرحوم صحافیوں کے نام شامل تھے، وہ یہ ہیں:

1. رسول بخش نسیم مرحوم
2. اللہ وسایا خان مرحوم
3. چوہدری گلزار حسین وڑائچ مرحوم
4. تاج محمد راجپوت مرحوم
5. حاجی احمد خان بلوچ مرحوم
6. عبدالغنی خان لنگاہ مرحوم
7. سید عاشق علی فرخ مرحوم

ان صحافیوں کے ناموں سے ایوارڈز کی پیش کش اس حقیقت کی یاد دہانی ہے کہ صحافت کی تاریخ صرف موجودہ عہدیداران یا فعال صحافیوں تک محدود نہیں ہوتی۔ اس شعبے میں کام کرنے والے سابقین کی خدمات، ان کی جدوجہد اور ان کے اہلِ خانہ کی قربانیوں کو بھی یاد رکھنا ضروری ہے۔ کسی مرحوم صحافی کے نام سے منسوب اعزاز اس کے خاندان کے لیے باعثِ عزت ہوتا ہے اور نئی نسل کو یہ پیغام بھی دیتا ہے کہ صحافتی خدمات کو وقت گزرنے کے بعد بھی فراموش نہیں کیا جانا چاہیے۔

مرحومین کے ورثا کو ایوارڈز کی حوالگی تقریب کے انسانی اور سماجی پہلو کی عکاس تھی۔ اس عمل سے صحافتی برادری نے اپنے ان ساتھیوں کو یاد کیا جو اب اس دنیا میں موجود نہیں، لیکن ان کے نام اس اجتماع میں احترام کے ساتھ لیے گئے۔ ایسی روایات صحافتی برادری میں باہمی تعلق، احترام اور اپنے پیش رووں سے وابستگی کو مضبوط کرتی ہیں۔

مخدوم خاندان کی تین شخصیات کے لیے مشترکہ اعزاز:

تقریب میں مخدوم الملک مخدوم سید افتخار الحسن گیلانی، مخدوم زادہ سید عمر رضا گیلانی اور مخدوم زادہ سید احمر رضا گیلانی کو مشترکہ طور پر ایک اعزازی ایوارڈ پیش کیا گیا۔ یہ ایوارڈ اوچ شریف میں ان کی سیاسی خدمات اور صحافیوں کے ساتھ رابطہ کاری و تعاون کے اعتراف میں دیا گیا۔

یہ ایک مشترکہ ایوارڈ تھا، جو احسان احمد سحر نے اپنے دستِ مبارک سے پیش کیا۔ اس اعزاز کا مقصد ان شخصیات کی خدمات کو سراہنا اور صحافتی حلقوں کے ساتھ ان کے روابط کی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا۔ مقامی صحافت کے لیے سیاسی، سماجی اور عوامی شخصیات کے ساتھ رابطہ اس وقت مفید ہوتا ہے جب یہ رابطہ صحافتی آزادی، عوامی مفاد اور پیشہ ورانہ اصولوں کے احترام کے ساتھ قائم رہے۔

ڈاکٹر سعدیہ کمال کو صحافتی خدمات کے اعتراف میں اعزاز:

ڈاکٹر سعدیہ کمال، مرکزی صدر فیڈرل یونین آف جرنلسٹس ورکرز پاکستان اور نیشنل پریس کلب اسلام آباد کی سابق سینئر نائب صدر، کو بھی تقریب میں اعزازی شیلڈ پیش کی گئی۔ یہ شیلڈ احسان احمد سحر نے اپنے دستِ مبارک سے انہیں دی۔

ڈاکٹر سعدیہ کمال کی شرکت نے تقریب کو قومی سطح کے صحافتی رابطے کا پہلو دیا، جب کہ اعزاز کی پیش کش ان کی صحافتی تنظیمی وابستگی اور خدمات کے اعتراف کے طور پر سامنے آئی۔ ایسے مواقع پر اعزازات کا بنیادی مقصد صحافت سے وابستہ افراد کی خدمات کو سراہنے کے ساتھ ساتھ مختلف صحافتی حلقوں کے درمیان رابطے اور تعاون کی اہمیت کو اجاگر کرنا بھی ہوتا ہے۔

صحافتی خدمات پر اوچ شریف پریس اینڈ میڈیا کلب کی جانب سے شیلڈز کی تقسیم:

تقریب میں اوچ شریف پریس اینڈ میڈیا کلب رجسٹرڈ اوچ شریف کی جانب سے صحافتی خدمات کے اعتراف میں متعدد شخصیات کو شیلڈز بھی پیش کی گئیں۔ ان اعزازات کے ذریعے ان افراد کی خدمات کو سراہا گیا جنہوں نے صحافت، صحافتی تنظیموں، مقامی میڈیا اور متعلقہ شعبوں میں اپنا کردار ادا کیا۔

شیلڈز وصول کرنے والی شخصیات کے نام درج ذیل ہیں:

1. محمد سلیمان فاروقی
2. حمیداللہ خان عزیز
3. ارشد خان بلوچ
4. نعیم احمد ناز
5. رفیق احمد خاکی
6. اطہر اقبال مغل
7. زاہد حسین کلہوڑا
8. سلیم شہزاد خان
9. ملک فیاض احمد اعوان
10. مخدوم سید احسن بخاری
11. مختیار انجم
12. خواجہ قیصر عباس
13. محمد اختر خان گوپانگ بلوچ
14. شیخ محمد اکمل
15. اظہر اقبال مغل
16. حبیب اللہ خان

ان شخصیات کو مختلف مہمانوں اور معزز شرکا نے شیلڈز پیش کیں۔ اعزازی شیلڈز تقسیم کرنے والوں میں جناب احسان احمد سحر، جناب مخدوم زادہ سید عمر رضا گیلانی، محترمہ ڈاکٹر سعدیہ کمال، جناب مخدوم سید ناصر حسین بخاری، جناب محمد سلیمان فاروقی، جناب پروفیسر ڈاکٹر شہزاد رانا اور لیکچرار جناب عبدالصمد صاحبان شامل تھے۔

تقریب میں مختلف شخصیات کے ہاتھوں شیلڈز کی تقسیم نے اس بات کو نمایاں کیا کہ صحافتی خدمات کا اعتراف اجتماعی روایت کا حصہ ہونا چاہیے۔ صحافت کے شعبے میں کام کرنے والے افراد کو ان کی خدمات پر خراجِ تحسین پیش کرنے سے نہ صرف ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے بلکہ نوجوان صحافیوں کو بھی یہ احساس ملتا ہے کہ پیشہ ورانہ محنت، مستقل مزاجی اور صحافتی وابستگی کی قدر کی جاتی ہے۔





جدید صحافت کی تربیتی ورکشاپ: ڈیجیٹل دور میں مقامی صحافت کے تقاضے:

تقریب کے ساتھ تربیتی سرگرمی کا اہتمام بھی کیا گیا، جس کا مرکزی موضوع تھا: ڈیجیٹل دور میں مقامی صحافت: مہارتوں کا ارتقا، اخلاقی ذمہ داریاں اور جدید ٹیکنالوجی کا فروغ۔ اس موضوع کی اہمیت اس لیے بڑھ گئی ہے کہ صحافت کا میدان تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے۔ خبر کی تیاری، ویڈیو رپورٹنگ، موبائل جرنلزم، سوشل میڈیا پر اشاعت، ڈیجیٹل ایڈیٹنگ اور معلومات کی تصدیق اب مقامی صحافیوں کے لیے بھی بنیادی مہارتوں میں شمار ہوتی ہیں۔

ورکشاپ کا مقصد صحافیوں کو اس امر کی طرف متوجہ کرنا تھا کہ محض خبر حاصل کر لینا کافی نہیں، بلکہ اسے درست، واضح، متوازن اور ذمہ دارانہ انداز میں پیش کرنا بھی ضروری ہے۔ ڈیجیٹل ذرائع نے خبر کی ترسیل کو تیز کر دیا ہے، لیکن اس رفتار کے ساتھ غلط معلومات، غیر مصدقہ دعووں اور سیاق و سباق سے ہٹ کر مواد پھیلنے کے امکانات بھی بڑھ گئے ہیں۔ اس لیے جدید صحافت میں ٹیکنالوجی کے استعمال کے ساتھ تصدیق، اخلاقی اصولوں اور پیشہ ورانہ ذمہ داری کو مرکزی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد رانا کی رہنمائی: خبر نویسی، رپورٹنگ اور صحافتی اخلاقیات:

پروفیسر ڈاکٹر محمد شہزاد رانا، شعبہ میڈیا اسٹڈیز اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے سابق سربراہ، نے صحافیوں کی پیشہ ورانہ تربیت کے حوالے سے خبر نویسی اور مؤثر رپورٹنگ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ خبر کی تیاری میں بنیادی سوالات کون، کیا، کب، کہاں، کیوں اور کیسے یعنی 5W+1H کی اہمیت اس لیے بنیادی ہے کہ ان سوالات کے جوابات خبر کے اہم حقائق کو واضح کرتے ہیں اور قاری کو واقعے کی درست تفہیم میں مدد دیتے ہیں۔

خبر نویسی میں معلومات کی ترتیب بھی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اہم ترین حقائق کو ابتدا میں پیش کرنا، پھر ضروری تفصیلات اور پس منظر شامل کرنا، خبر کو واضح اور مؤثر بناتا ہے۔ اسی طرح سرخی اور متن کے درمیان مطابقت، ناموں اور عہدوں کی درستگی،

بقیہ نمبر 1 صفحہ 4 پر ملاحظہ کریں





کی۔ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد سے تشریف لانے والی ڈاکٹر سعدیہ کمال، مرکزی صدر فیڈرل یونین آف جرنلسٹس ورکرز پاکستان اور سابق سینئر نائب صدر نیشنل پریس کلب اسلام آباد، تقریب کی نمایاں شخصیات میں شامل تھیں۔ انہیں جناب احسان احمد سحر کی دعوت پر تقریب میں شرکت کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔

اس اجتماع میں تنظیمی استحکام، صحافیوں کے حقوق، جدید ذرائع ابلاغ، مقامی صحافت کی تربیت اور جنوبی پنجاب کے صحافیوں کی محرومیوں کے ازالے پر گفتگو ہوئی۔ تقریب نے یہ پیغام بھی دیا کہ صحافت کی مضبوطی صرف انفرادی صلاحیتوں سے نہیں بلکہ اجتماعی نظم، پیشہ ورانہ تربیت، باہمی تعاون اور صحافیوں کے مسائل کے لیے مسلسل عملی جدوجہد سے ممکن ہے۔

جرنلسٹس الائنس پاکستان کا پس منظر اور جناب احسان احمد سحر کی تنظیمی جدوجہد:

جرنلسٹس الائنس پاکستان، رورل اینڈ ٹاؤن پریس کلبز جنوبی پنجاب چیپٹر کی تنظیمی جدوجہد کا بنیادی مقصد جنوبی پنجاب کے چھوٹے شہروں، قصبات اور دیہی علاقوں میں کام کرنے والے صحافیوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کرنا، ان کے مسائل کو منظم انداز میں اجاگر کرنا اور انہیں جدید صحافت کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہے۔ بڑے شہروں کے صحافیوں کے مقابلے میں قصباتی اور دیہی علاقوں کے صحافیوں کو اکثر محدود وسائل، کم معاوضوں، تربیتی مواقع کی کمی، پیشہ ورانہ تحفظ کے مسائل اور مؤثر نمائندگی کے فقدان کا سامنا رہتا ہے۔ ایسے حالات میں مقامی پریس کلبوں اور صحافتی تنظیموں کے درمیان رابطے کو مضبوط بنانا غیر





ایک دام

نشاط نیبرکس

پروپرائیٹر میاں خالد اینڈ سنز

آپ کا اعتماد..... ہماری پہچان

نزد رسول پلازہ ڈیرہ نواب روڈ

میاں بلال خالد 0332-6263802– میاں عمر خالد 0331-7567242

جینٹس ورائٹی، یامین، زین جی، اپ ٹائم، رواج، کرینٹ، کراؤن، پوری، نارکنز لیڈیز ورائٹی، بن الیاس، ایڈن روب، رنگ رسیہ، ایمان عدیل، علیزے، زل بری، شنائیل، میرین کلاسک، بن وحید، بن سعید، پیری ڈوٹ، موٹفز، شادی بیاہ کی اعلیٰ ترین ورائٹی آپ کی پسند کے مطابق دستیاب ہے۔

آپ کا اعتماد..... ہمارا معیار

نشاط آوٹ فٹ

ہمارے ہاں

بن سعید | سکس برو | کارلو کلب

مسٹر ہارون | آئی پی | ایم پی

زارا | نائیک | پولو

فورکڈز | بیس | بینگو

کڈز | بے بی بابا | کرتا شلوار

میاں حمزہ خالد

0300-4655291

فراک کی اعلیٰ ترین ورائٹی دستیاب ہے

پینٹ شرٹ ہر سائز میں خرید فرمائیں۔

شاپ نمبر 1 جنگو پلازہ ڈیرہ نواب روڈ

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن و بہاولپور بورڈ سے الحاق شدہ

Muslim Public High School

مسلم پبلک ہائی سکول

(بوائز اینڈ گرلز)

پرنسپل : محمد اسماعیل فاروقی

ایم اے ایل ایل بی

0300-8884846

کچہری روڈ احمد پور شرقیہ

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن و بہاولپور بورڈ سے الحاق شدہ

Ahmedpur Public High School

احمد پور پبلک ہائی سکول

(بوائز اینڈ گرلز)

کنگن روڈ احمد پور شرقیہ

پرنسپل محمد یوسف فاروقی

بی اے ایل ایل بی

0301-8688787

EFA School System

ایفا سکول سسٹم

نرسری تا نہم

پنجاب گروپ آف کالجز کا تعلیمی منصوبہ

پرنسپل: محمد سلیمان فاروقی

نزد پنجاب کالج فنچی موڑ احمد پور شرقیہ

اب نئی انتظامیہ کے ساتھ

The Educators

دی ایجوکیٹرز

نرسری تا پنجم

بین ہاؤس سکول سسٹم کا پراجیکٹ

عثمان کیمپس

سیٹلائٹ ٹاؤن بالمقابل مدینہ مسجد

نزد مسجد العزیز حمزہ ٹاؤن احمد پور شرقیہ

Punjab College (Ahmedpur East)

پنجاب کالج

(احمد پور شرقیہ)

F.Sc | I.C.S. | FA(IT)

BS | BS | BS (Computer Scienic)

بوائز اور گرلز کیلئے علیحدہ علیحدہ کیمپس

قنچی موڑ ڈیرہ نواب روڈ احمد پور شرقیہ

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن بہاولپور بورڈ سے الحاق شدہ

Al Saleem Public School

السلیم پبلک سکول (رجسٹرڈ)

(نرسری تا میٹرک)

(بوائز اینڈ گرلز)

پرنسپل وڈائریکٹر

ارشد سلیم

نزد ہائی وے مسافر خانہ

کے ایل پی روڈ مسافر خانہ تحصیل بہاولپور صدر ضلع بہاولپور

پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن و بہاولپور بورڈ سے الحاق شدہ

پبلک ہائیر سیکنڈری

احمد پور سکول

بوائز اینڈ گرلز

نرسری تا میٹرک

6 کنال رقبہ پر مشتمل سکول کیمپس

پرنسپل: محمد سلیمان فاروقی

ایم اے، بی ایڈ، ایل ایل بی

0300-8688787



بہاولپور: ڈپٹی کمشنر سید حسن رضا ائیرپورٹ روڈ پر کینال ویو پارک کے دورہ کے موقع پر ترقیاتی کاموں کا معائنہ کر رہے ہیں۔



بہاولپور: ڈپٹی کمشنر سید حسن رضا پی ٹی وی کے قریب کشمیر پارک کے دورہ کے موقع پر ہدایات جاری کر رہے ہیں۔



بہاولپور چیمبر کی 35ویں سالانہ جنرل میٹنگ سے مہمان خصوصی چوہدری طارق بشیر چیمہ، نومنتخب صدر چوہدری عبدالجبار، ریٹائرنگ صدر سید ظفر شریف ودیگر خطاب کر رہے ہیں۔



بہاولپور: ممبر قومی اسمبلی ملک منیر اقبال چنڑ، رکن صوبائی اسمبلی چوہدری خالد محمود ججہ، رہنما مسلم لیگ (ن) چوہدری سعد مسعود وزیراعلیٰ پنجاب "گرین ٹریکٹرز اسکیم فیز4" کے کامیاب کاشتکاروں میں ٹریکٹرز کی چابیاں تقسیم کر رہے ہیں۔



بہاولپور: ممبر قومی اسمبلی ملک منیر اقبال چنڑ، رکن صوبائی اسمبلی چوہدری خالد محمود ججہ، رہنما مسلم لیگ (ن) چوہدری سعد مسعود اور ڈائریکٹر زراعت (توسیع) بہاولپور ڈویژن محمد جمیل غوری محکمہ زراعت (توسیع) کے زیر اہتمام وزیراعلیٰ پنجاب "گرین ٹریکٹرز اسکیم فیز4" میں کامیاب کاشتکاروں میں ٹریکٹرز کی چابیاں تقسیم کرنے کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں۔

بقیہ نمبر 01

اعداد وشمار کی تصدیق اور متعلقہ فریقوں کے مقف کو مناسب جگہ دینا معیاری صحافت کے بنیادی تقاضے ہیں۔

تربیت کے تناظر میں صحافتی اخلاقیات اور متعلقہ قوانین سے آگاہی بھی اہم موضوعات میں شامل رہی۔ صحافی کے لیے ضروری ہے کہ وہ خبر شائع کرنے سے پہلے اس کی تصدیق کرے، الزام کو ثابت شدہ حقیقت کے طور پر پیش نہ کرے، کسی فرد یا ادارے کے بارے میں معلومات شائع کرتے وقت احتیاط برتے اور عوامی مفاد کو اپنی ترجیحات میں شامل رکھے۔ صحافت میں رفتار اہم ہے، لیکن رفتار کی خاطر درستگی اور دیانت کو قربان نہیں کیا جاسکتا۔

ڈیجیٹل دور میں صحافی کی پیشہ ورانہ شناخت اور ساکھ بھی اہمیت اختیار کرچکی ہے۔ سوشل میڈیا پر موجودگی، خبر کی ذمہ دارانہ اشاعت، ذرائع کی تصدیق اور قارئین کے اعتماد کا تحفظ صحافی کے پیشہ ورانہ تشخص کو مضبوط بناتے ہیں۔ تربیت کا مقصد صرف نئی تکنیک سکھانا نہیں بلکہ صحافیوں کو یہ سمجھانا بھی ہے کہ ہر نئی سہولت کے ساتھ نئی ذمہ داریاں بھی وابستہ ہوتی ہیں۔

لیکچرار جناب عبدالصمد کی گفتگو: موبائل جرنلزم، ویڈیو رپورٹنگ اور ڈیجیٹل ایڈیٹنگ:

ورکشاپ کے دوسرے اہم پہلو میں لیکچرار جناب عبدالصمد کی رہنمائی شامل تھی، جو اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے شعبہ میڈیا اسٹڈیز میں نان لائنر ایڈیٹنگ کے شعبے سے وابستہ ہیں۔ انہوں نے جدید دور میں موبائل جرنلزم، ویڈیو ریکارڈنگ، کیمرے کی بنیادی ترتیبات، آواز کی اہمیت، ویڈیو ایڈیٹنگ اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر مواد کی اشاعت جیسے موضوعات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔

موبائل فون اب صحافی کے لیے محض رابطے کا ذریعہ نہیں رہا بلکہ خبر کی ریکارڈنگ، تصاویر بنانے، ویڈیو رپورٹنگ، انٹرویوز اور فوری اشاعت کے لیے ایک مفید آلہ بن چکا ہے۔ تاہم موبائل سے ویڈیو بنانے کے لیے بھی فنی اصولوں کی سمجھ ضروری ہے۔ تصویر کا استحکام، مناسب روشنی، صاف آواز، درست فریم، متعلقہ مناظر کا انتخاب اور ویڈیو کی ترتیب مواد کے معیار پر براہ راست اثر انداز ہوتے ہیں۔

اسی طرح ویڈیو ایڈیٹنگ میں غیر ضروری حصوں کو مناسب طریقے سے حذف کرنا، گفتگو اور مناظر کے درمیان ربط قائم رکھنا، آواز کی سطح متوازن کرنا اور خبر کے بنیادی مفہوم کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ تکنیکی مہارت کا مقصد مواد کو سنسنی خیز بنانا نہیں بلکہ اسے واضح، قابل فہم اور مؤثر انداز میں پیش کرنا ہے۔

ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، سوشل میڈیا چینلز اور پوڈ کاسٹ جیسے ذرائع نے مقامی صحافیوں کے لیے اپنے کام کو وسیع تر حلقہ قارئین اور ناظرین تک پہنچانے کے امکانات پیدا کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ذمہ داری بھی بڑھ گئی ہے کہ مواد شائع کرنے سے پہلے اس کی حقیقت، متعلقہ افراد کی شناخت اور عوامی مفاد کو پیش نظر رکھا جائے۔ تربیت کی افادیت اسی وقت مکمل ہوتی ہے جب صحافی ان مہارتوں کو روزمرہ کے پیشہ ورانہ کام میں استعمال کریں۔

تربیت، اخلاقی ذمہ داری اور مقامی صحافت کا مستقبل:

مقامی صحافت معاشرے کے ان مسائل کو سامنے لاتی ہے جو بڑے ذرائع ابلاغ میں اکثر محدود جگہ حاصل کرپاتے ہیں۔ شہری سہولتوں، تعلیم، صحت، پانی، سڑکوں، بلدیاتی خدمات، مقامی معیشت اور عوامی اداروں سے متعلق خبریں عام شہری کی روزمرہ زندگی سے براہ راست تعلق رکھتی ہیں۔ اس لیے مقامی صحافی کا کردار محض خبر پہنچانے تک محدود نہیں بلکہ عوامی مسائل کی درست نشاندہی اور متعلقہ اداروں کی جواب دہی کے لیے معلومات فراہم کرنا بھی ہے۔

اس کردار کو مؤثر بنانے کے لیے صحافی کو اپنے علاقے کے حالات، عوامی ضروریات اور متعلقہ اداروں کے طریقہ کار سے آگاہ ہونا چاہیے۔ اسی طرح خبر کی تصدیق، دستاویزات کی جانچ، متعلقہ افراد سے مقف لینا اور خبر کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لانا پیشہ ورانہ معیار کے لیے ضروری ہے۔ تربیتی ورکشاپ ایسے صحافیوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بن سکتی ہے جو محدود وسائل کے باوجود اپنے کام کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل ٹولز کے بڑھتے ہوئے استعمال نے صحافت میں نئی سہولتیں پیدا کی ہیں، لیکن ان سے حاصل ہونے والی معلومات کو انسانی تحقیق اور تصدیق کے بغیر حتمی حقیقت نہیں سمجھنا چاہیے۔ صحافی کی بنیادی ذمہ داری اب بھی حقائق کی جانچ، خبر کی درستگی، غیر جانب داری اور عوامی اعتماد کا تحفظ ہے۔ جدید ٹیکنالوجی اسی وقت مفید ہے جب اسے صحافتی اخلاقیات اور پیشہ ورانہ اصولوں کے تابع استعمال کیا جائے۔

اوچ شریف پریس اینڈ میڈیا کلب کا کردار اور ظہرانے کا اہتمام:

تقریب کے انتظامات میں اوچ شریف پریس اینڈ میڈیا کلب رجسٹرڈ نے اہم کردار ادا کیا۔ کلب کی جانب سے شرکا کے لیے ظہرانے کا اہتمام کیا گیا، جس سے مختلف علاقوں سے آنے والے صحافیوں اور مہمانوں کو باہمی ملاقات اور غیر رسمی گفتگو کا موقع ملا۔ کسی بھی اجتماعی تقریب میں انتظامی امور، مہمانوں کی میزبانی اور شرکا کے لیے سہولتوں کی فراہمی پروگرام کی کامیابی کے اہم عناصر ہوتے ہیں۔

اوچ شریف پریس اینڈ میڈیا کلب گزشتہ چار برس سے رورل میڈیا نیٹ ورک پاکستان کے ساتھ وابستگی کے تناظر میں صحافتی رابطوں، تربیتی سرگرمیوں اور مقامی صحافیوں کے لیے اجتماعی پلیٹ فارم کی اہمیت کو تقویت دیتا ہے۔ پریس کلبوں کی افادیت اسی وقت زیادہ مؤثر ہوتی ہے جب وہ اپنے اراکین کی پیشہ ورانہ ترقی، رپورٹنگ اور صحافتی اخلاقیات کے فروغ کو بھی اپنی ترجیحات میں شامل کریں۔

اعزازات کی روایت اور صحافتی برادری میں باہمی احترام:

تقریب میں مرحوم صحافیوں کے میموریل ایوارڈز، مخدوم خاندان کی تین شخصیات کو مشترکہ اعزاز، ڈاکٹر سعدیہ کمال کے اعزاز اور مختلف صحافتی خدمات انجام دینے والے افراد میں شیلڈز کی تقسیم نے اجتماع کو متعدد جہتیں فراہم کیں۔ ان تمام اعزازات کی نوعیت مختلف تھی، لیکن مشترکہ مقصد خدمات کا اعتراف اور صحافتی برادری کے اندر احترام کی روایت کو مضبوط بنانا تھا۔

مرحوم صحافیوں کے ایوارڈز نے ماضی کی خدمات کو یاد رکھنے کا موقع فراہم کیا، جب کہ موجودہ صحافیوں اور متعلقہ شخصیات کو دی گئی شیلڈز نے ان کے کام کی قدر افزائی کی۔ ایسے اعزازات اسی وقت زیادہ بامعنی ہوتے ہیں جب ان کے ساتھ پیشہ ورانہ معیار، دیانت، عوامی خدمت اور صحافیوں کے حقوق کے لیے عملی جدوجہد کا پیغام بھی وابستہ ہو۔

تقریب میں مختلف شخصیات کے ہاتھوں اعزازات کی تقسیم نے باہمی رابطے اور اجتماعی شرکت کا پہلو بھی نمایاں کیا۔ صحافت ایک اجتماعی شعبہ ہے، جہاں رپورٹر، مدیر، کیمرہ پرسن، ایڈیٹر، پریس کلب، یونین اور تربیتی ادارے اپنے اپنے دائرے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے صحافتی خدمات کے اعتراف میں ان تمام کرداروں کی اہمیت کو تسلیم کرنا ضروری ہے۔

* حلف برداری کی اصل روح: عہدوں سے بڑھ کر خدمت اور جواب دہی:*

عہدیداران کی حلف برداری کسی تنظیم کے لیے محض رسمی مرحلہ نہیں ہوتی۔ اس کے ذریعے ذمہ داران اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اپنے عہدوں سے وابستہ فرائض دیانت داری اور اجتماعی مفاد کے تحت ادا کریں گے۔ جرنلسٹس الائنس پاکستان کے جنوبی پنجاب چیپٹر کے لیے بھی اصل امتحان اب عملی کارکردگی کا ہے۔

تنظیم کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ سولہ پریس کلبوں کے ساتھ رابطے کو مستقل اور مؤثر بنائے، مقامی صحافیوں کے مسائل کے اندراج اور ان کے حل کے لیے واضح طریق کار اختیار کرے، تربیتی سرگرمیوں کا تسلسل برقرار رکھے اور صحافیوں کے حقوق کے معاملات پر مشترکہ مقف تشکیل دے۔ اسی طرح عہدیداران کے درمیان ذمہ داریوں کی واضح تقسیم اور باقاعدہ مشاورت تنظیمی استحکام کے لیے ضروری ہے۔

صحافتی اتحاد کی کامیابی اس وقت ممکن ہے جب مختلف علاقوں اور اداروں سے وابستہ صحافی ایک دوسرے کے تجربات سے سیکھیں، اختلافات کو مکالمے کے ذریعے حل کریں اور اپنے اجتماعی مفاد کو ترجیح دیں۔ حلف کی حقیقی پاسداری یہی ہے کہ تنظیمی عہدے کو خدمت، اتحاد کو قوت اور صحافت کو عوامی اعتماد کی امانت سمجھا جائے۔

جنوبی پنجاب کی صحافت کے لیے اتحاد، تربیت اور عملی جدوجہد کا پیغام:

اوچ شریف میں منعقد ہونے والی یہ تقریب جرنلسٹس الائنس پاکستان کے جنوبی پنجاب چیپٹر کی تنظیمی سرگرمی، صحافیوں کے باہمی رابطے، جدید صحافت کی تربیت اور خدمات کے اعتراف کے متعدد پہلوؤں پر مشتمل تھی۔ دو سو سے زائد صحافیوں اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی شرکت، سولہ پریس کلبوں کی نمائندگی، نومنتخب عہدیداران کی حلف برداری اور تربیتی سرگرمیوں نے اس اجتماع کو ایک وسیع صحافتی پلیٹ فارم کی صورت دی۔

پروفیسر ڈاکٹر شہزاد رانا کی جانب سے جناب احسان احمد سحر کے اقدام کو جنوبی پنجاب کے صحافیوں کے لیے اہم قدم قرار دینا، ڈاکٹر سعدیہ کمال کی شرکت، اسٹیج سیکرٹری کے فرائض کی انجام دہی، سات مرحوم صحافیوں کے میموریل ایوارڈز، مخدوم خاندان کی تین شخصیات کو مشترکہ اعزاز اور متعدد صحافتی شخصیات میں شیلڈز کی تقسیم اس تقریب کے نمایاں پہلو رہے۔ اس کے ساتھ جدید صحافت، موبائل جرنلزم، خبر نویسی، ڈیجیٹل ایڈیٹنگ اور صحافتی اخلاقیات سے متعلق تربیتی موضوعات نے پیشہ ورانہ ترقی کی ضرورت کو بھی سامنے رکھا۔

اس اجتماع کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ جنوبی پنجاب کے صحافیوں کی محرومیوں کا ازالہ صرف تنظیم کے قیام یا عہدوں کی تقسیم سے ممکن نہیں؛ اس کے لیے مستقل رابطہ کاری، عملی منصوبہ بندی، تربیت، صحافتی حقوق کے تحفظ اور اجتماعی جدوجہد کی ضرورت ہے۔ جناب احسان احمد سحر کی جانب سے اس پلیٹ فارم کو منظم کرنے کی کوششیں اسی وقت دیرپا نتائج پیدا کرسکیں گی جب عہدیداران، پریس کلب اور صحافتی حلقے اپنے اپنے حصے کی ذمہ داری ادا کریں گے۔

اوچ شریف کی اس تقریب نے صحافتی برادری کو ایک جگہ جمع کر کے یہ یاددہانی کرائی کہ صحافت کی قوت اس کے اصولوں، عوامی اعتماد اور اجتماعی ذمہ داری میں پوشیدہ ہے۔ مرحوم صحافیوں کی خدمات کو یاد رکھنا، موجودہ صحافیوں کی حوصلہ افزائی کرنا، خواتین صحافیوں کی شرکت کو اہمیت دینا اور نئی نسل کو جدید صحافتی مہارتوں سے آراستہ کرنا ایک مضبوط اور ذمہ دار صحافتی معاشرے کی تشکیل کے لیے ضروری ہے۔

حلف کی حقیقی پاسداری یہی ہے کہ عہدے کو خدمت، اتحاد کو قوت اور صحافت کو عوامی اعتماد کی امانت سمجھتے ہوئے اس کے وقار، آزادی اور پیشہ ورانہ معیار کے لیے مسلسل جدوجہد کی جائے۔

بقیہ نمبر 02

نے اپنے دورے کے دوران دونوں پارکس میں شہریوں کو فراہم کی جانے والی تفریحی سہولیات، صفائی ستھرائی اور تزئین و آرائش کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے پارکس کی خوبصورتی میں اضافے اور شہریوں کو بہتر تفریحی ماحول فراہم کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو مختلف ہدایات جاری کیں۔ ڈپٹی کمشنر نے ہدایت کی کہ پارک کی باؤنڈری وال پر نصب جالیوں کو خوبصورت اور دلکش رنگوں سے پینٹ کیا جائے تاکہ پارک کی مجموعی خوبصورتی میں اضافہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ان پارکس کی تزئین و آرائش، شجرکاری اور تفریحی سہولیات کی بہتری کے لیے تمام اقدامات مؤثر انداز میں مکمل کیے جائیں۔ انہوں نے صفائی ستھرائی کے انتظامات مزید بہتر بنانے اور کوڑا کرکٹ کی بروقت تلفی یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ ڈپٹی کمشنر نے پارکس کے مختلف حصوں کے معائنہ کے دوران ان حصوں میں نئی گھاس لگانے کی بھی ہدایت کی جہاں فی الحال گھاس موجود نہیں اور خوبصورت کیاریاں تیار کر کے مختلف اقسام کے موسمی اور آرائشی پودے لگانے پر بھی زور دیا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ پارکس میں شہریوں خصوصاً بزرگوں اور بچوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب مقامات پر واکنگ ٹریکس تعمیر کیے جائیں، بیٹھنے کے لیے معیاری بینچز نصب کیے جائیں اور دھوپ و گرمی سے تحفظ کے لیے سایہ دار شیڈز بھی بنائے جائیں۔ انہوں نے مزید ہدایت کی کہ پارک میں موجود درختوں کی مناسب کانٹ چھانٹ اور دیکھ بھال کی جائے تاکہ ان کی بہتر نشوونما کے ساتھ پارک کا قدرتی حسن بھی برقرار رہے۔

بقیہ نمبر 03

خواندگی کو ہر مہم، نصاب اور ہر ادارے کا حصہ بنانے اور نیشنل سائبر سکیورٹی اینڈ سوشل میڈیا آگاہی کونسل کے قیام کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ غلط معلومات کا پھیلاؤ اور اس سے پیدا ہونے والے خطرات موجودہ دور کا بڑا چیلنج ہیں، پاکستان کے ہر ادارے میں ڈیجیٹل لٹریسی سیل قائم ہونا چاہئے، مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ مواد کی لیبلنگ لازمی قرار دینا ہوگی، ایک کلک شہریوں کی نجی معلومات تک رسائی کا ذریعہ بن سکتا ہے، سائبر سکیورٹی سے متعلق مسلسل آگاہی کی ضرورت ہے، شہریوں میں آگاہی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں مسائل کے حل بھی فراہم کئے جائیں تو یہ ایک بڑی قومی خدمت ہوگی۔ وہ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کے زیر اہتمام Safe, a Building Resilient and Secure Cyberspace کے موضوع پر سائبر سکیورٹی آگاہی ہفتہ 2026 کی افتتاحی تقریب سے بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ تقریب میں چیئرمین پی ٹی اے میجر جنرل (ر) حفیظ الرحمان، اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (یو این ڈی پی) کے ریذیڈنٹ نمائندے ڈاکٹر سیموئل رزک، یو این ڈی پی کے بابر یعقوب فتح محمد، چیئرپرسن پیمرا عنبرین جان سمیت مختلف ٹیلی کام کمپنیوں کے نمائندے اور دیگر اہم شخصیات بھی موجود تھیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ غلط معلومات کا پھیلاؤ اور اس سے پیدا ہونے والے خطرات موجودہ دور کا بڑا چیلنج ہیں۔ ڈیووس میں عالمی اقتصادی فورم کے موقع پر عالمی رہنماؤں سے جب موجودہ دور کے سب سے بڑے خطرے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جوہری جنگ یا موسمیاتی تبدیلی کے بجائے غلط معلومات کے پھیلاؤ اور اس سے پیدا ہونے والے خطرات کو سب سے بڑا چیلنج قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے پاکستان کے میڈیا منظرنامے اور تیزی سے بدلتے ہوتے ڈیجیٹل ماحول کو سمجھنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے میڈیا منظرنامے میں دو بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں، پہلے روایتی میڈیا کا دور تھا جس میں پرنٹ میڈیا اور ریڈیو شامل تھے جبکہ 2000 کی دہائی کے آغاز میں نجی ٹیلی ویژن چینلز کا آغاز ہوا، میڈیا کے اس ارتقا کا عمل انتہائی فطری انداز میں آگے بڑھا۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ میڈیا ارتقا کے ساتھ ریگولیٹری فریم ورک بھی وجود میں آئے اور ہم پالیسی سازی، اس پر عملدرآمد اور نگرانی کے لئے تیار تھے تاہم سوشل میڈیا کی آمد اور ڈیجیٹل منظرنامے میں تیزی سے آنے والی تبدیلیوں کے باعث ملک اور معاشرہ اس نئے ماحول اور تیزی سے تبدیل ہوتی ٹیکنالوجی کے لیے مکمل طور پر تیار نہیں تھا چنانچہ ہم اس رفتار کا ساتھ نہ دے سکے اور اسی وجہ سے مؤثر ضابطہ کار فریم قائم نہ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ جب ضابطہ کار فریم ورک موجود نہ ہوں تو قوانین اور ضوابط پر عمل درآمد بھی ایک بڑا چیلنج بن جاتا ہے۔ وفاقی وزیر نے پی ٹی اے اور یو این ڈی پی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے پالیسی سازی، ضابطہ سازی، عمل درآمد اور عوامی آگاہی کے حوالے سے قابل قدر کام کیا ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ صرف ایک ہفتے کی آگاہی مہم کافی نہیں، اس کے لئے مسلسل کوششوں کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی میں آنے والی تبدیلیوں کے پیش نظر اب ہمارے پاس نیشنل سائبر کرائم انوسٹی گیشن ایجنسی اور سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی بھی موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نئے ادارے بھی ارتقائی مراحل سے گزر رہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی میں تیزی سے آنے والی تبدیلیوں کے ساتھ چیلنجز اور خطرات بھی بڑھ رہے ہیں جن سے نمٹنے کے لئے ایک مربوط اور جامع اور مشترکہ حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ آگاہی کا مطلب صرف سوشل میڈیا یا ٹیلی ویژن پر مہمات چلانا یا صارفین کو یہ بتانا نہیں کہ انہیں کیا کرنا اور کیا نہیں کرنا چاہئے بلکہ آگاہی کے لئے پورے نظام میں جامع تبدیلی اور اصلاحات کی ضرورت ہے۔ انہوں نے سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے نصاب میں ڈیجیٹل خواندگی کو شامل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ یونیورسٹیوں میں اس حوالے سے کافی کام ہو رہا ہے اور اب حقائق کی جانچ پڑتال (فیکٹ چیک) کے نظام بھی موجود ہیں۔ جعلی خبروں اور غلط معلومات کے حوالے سے بھی وسیع پیمانے پر تحقیق جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ڈیجیٹل خواندگی کا کوئی یکساں نصاب موجود نہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پرائمری، مڈل اور ہائی سکول کی سطح سے لے کر یونیورسٹیوں تک ڈیجیٹل خواندگی کا باقاعدہ نصاب متعارف کرایا جائے تاکہ بچوں کو ڈیجیٹل دنیا کے خطرات سے بہتر طور پر آگاہ کیا جا سکے اور انہیں ان چیلنجز سے نمٹنے کے طریقے بھی سکھائے جاسکیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کا حل خود اسی مسئلے کے اندر موجود ہے۔ ڈیجیٹل دنیا میں تیزی سے آنے والی تبدیلیوں کے پیش نظر تحقیق پر مبنی ایسا نظام وضع کرنے کی ضرورت ہے جس کے تحت نصاب بھی ٹیکنالوجی میں ہونے والی تیز رفتار تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ اپ ڈیٹ ہوتا رہے۔ یہ کام ناممکن نہیں ہے، ہم یہ ہدف حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل خواندگی کو ہر شہری کے لئے لازمی قرار دیا جانا چاہئے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ ہمیں ڈیپ فیک اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) کے چیلنجز کا بھی سامنا ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارمز میں سے اب تک صرف ٹک ٹاک نے اپنے مواد کے لئے مصنوعی ذہانت سے تیار کردہ مواد کی لیبلنگ لازمی قرار دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے ریگولیٹری فریم ورک کے ذریعے اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ اے آئی لیبلنگ لازمی ہو کیونکہ صارف کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ جو مواد دیکھ رہا ہے وہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے تیار کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ڈیجیٹل لٹریسی کو ہر مہم، ہر نصاب اور ہر ادارے کا حصہ بنایا جائے، مسئلے کا حل اسی کے اندر موجود ہے۔ پاکستان کے ہر ادارے میں ڈیجیٹل لٹریسی سیل قائم ہونا چاہئے، ہمیں اپنے افسران کی تربیت بھی کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک ایسا دور ہے جہاں بڑے پیمانے پر آگاہی ہمیں درپیش مسئلے کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ آج کا دور مخصوص پیغام رسانی کا دور ہے، اس لئے ہم سب کے لئے ایک ہی پالیسی یا ایک ہی طریقہ کار اختیار نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ میڈیا مہمات اور عوامی آگاہی اس انداز میں مؤثر ثابت نہیں ہوتیں، ہر صارف، ہر شہری چاہتا ہے کہ اس سے براہ راست مخاطب ہوا جائے، ہم اس وقت مائیکرو انفلوئنسرز کے دور میں رہ رہے ہیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ کسی بھی شعبے کے لیے مہم چلاتے وقت اس مخصوص طبقے کی تلاش ضروری ہے جہاں مائیکرو انفلوئنسرز موجود ہوں اور وہ اس پیغام کو پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اس لیے ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ درست پیغام، درست فارمیٹ میں، درست نوعیت کے سامعین تک پہنچایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام کیسے کیا جاسکتا ہے؟ اس مسئلے کا حل خود سوشل میڈیا کے نظام میں موجود ہے کیونکہ مسئلے کا حل بھی اسی کے اندر پوشیدہ ہے۔ سائبر سکیورٹی کے حوالے سے ہمارے شہریوں میں سے کسی کو بھی اس بات کا ادراک نہیں کہ ایک کلک بھی ان کی نجی زندگی میں مداخلت کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک کلک کے ذریعے وہ اپنا تمام ڈیٹا اس پلیٹ فارم کے حوالے کر سکتے ہیں جو وہ استعمال کر رہے ہیں۔ عطاء اللہ تارڑ نے نیشنل سائبر سکیورٹی اینڈ سوشل میڈیا آگاہی کونسل کے قیام کی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس کونسل میں یہاں موجود تمام اداروں، متعلقہ صوبائی حکومتوں، وفاقی حکومت کی متعلقہ وزارتوں اور ڈویژنز کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف اسٹیک ہولڈرز سے تجاویز بھی طلب کی جاسکتی ہیں۔ انہوں نے حکومت پاکستان اور وزارت اطلاعات و نشریات کی جانب سے یقین دہانی کرائی کہ اس کونسل کے قیام میں مکمل تعاون فراہم کیا جائے گا تاکہ سال بھر سطح پر آگاہی پیدا کی جا سکے۔ وفاقی وزیر نے یو این ڈی پی کی جانب سے کیے گئے شاندار کام کو سراہتے ہوئے کہا کہ یو این ڈی پی وزارت اطلاعات و نشریات کا شراکت دار ہے اور اس کے تعاون سے مختلف تربیتی پروگرام بھی جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سائبر سکیورٹی کے مختلف پہلوؤں اور اس سے پیدا ہونے والے خطرات کے حوالے سے ہمیں زیادہ مربوط، ہم آہنگ اور حکومت کے تمام شعبوں پر مشتمل مشترکہ حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہر شہری تک درست انداز میں رسائی حاصل ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے اور ہم یہاں ایک مقصد کے تحت موجود ہیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ اگر شہریوں میں آگاہی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں ان مسائل کے حل بھی فراہم کئے جائیں تو یہ ایک بڑی قومی خدمت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ وزارت اطلاعات و نشریات میں نئے شعبے قائم کیے گئے ہیں۔ جب وزارت کا چارج سنبھالا تھا تو ہمارا ڈیجیٹل سطح پر کوئی وجود نہیں تھا، وزارت اطلاعات میں پاکستان کا پہلا ڈیجیٹل کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ قائم کیا گیا جو اب ترقی کر رہا ہے، اسے اب علاقائی سطح تک لے جا رہے ہیں۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ ہمارے ہاں کارپوریٹ کلچر ہے، فیکٹ چیک کے نظام موجود ہیں اور ہماری انتہائی متحرک ٹیم ہے جس کے زیادہ تر ارکان کا تعلق جنریشن زی سے ہے اور وہ ان چیلنجز سے آگاہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آگاہی پیدا کرنے کے لیے اپنی بھرپور کوششیں کر رہے ہیں لیکن ہماری جانب سے بھی یہ کافی نہیں کیونکہ اگر ہم باہمی تعاون نہیں کریں گے اور زیادہ ہم آہنگی پیدا نہیں کریں گے تو ہم مؤثر نتائج حاصل نہیں کرسکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ نیشنل سائبر کرائم انوسٹی گیشن ایجنسی (این سی سی آئی اے) اب ایک ادارے کی شکل اختیار کرچکی ہے، اس نے اپنا کام شروع کردیا ہے، اس سے پی ٹی اے کو بھی بہت مدد ملے گی، پی ٹی اے، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور وزارت اطلاعات و نشریات کے درمیان اس حوالے سے مشاورت جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے ساتھ رابطے میں ہیں، اگر ان نئے اداروں خواہ وہ سوشل میڈیا پروٹیکشن اینڈ ریگولیٹری اتھارٹی ہو یا این سی سی آئی اے، کو بھی اس کونسل کے ذریعے سہولت فراہم کی جا سکے تو یہی آگے بڑھنے کا راستہ ہے۔ وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا کہ اس سیمینار کے اختتام پر ہم چند اجلاس بھی کر سکتے ہیں اور ایک یا دو ہفتے میں اس کونسل کے قیام کا اعلان کر سکتے ہیں تاکہ اپنی آنے والی نسلوں کو زیادہ محفوظ بنا سکیں۔

بقیہ نمبر 04

شہباز شریف نے کہا ہے کہ 2019 اور 2020 میں افغانستان سے دہشت گردوں کو واپس لا کر خیبر پختونخوا میں بسایا گیا، گورنر راج اور ایمرجنسی نہ لگاتے تو خیبر پختونخوا کو مزید نقصان پہنچ سکتا تھا۔ وزیراعظم محمد شہباز شریف نے مسلم لیگ ن خیبر پختونخوا کی پارلیمانی پارٹی اور عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بطور وزیراعظم پاکستان اور قائد محمد نواز شریف کے کارکن کی حیثیت سے آپ سے مخاطب ہوں، خیبر پختونخوا وطن عزیز کا خوبصورت صوبہ اور یہاں کے عوام غیور، دلیر اور باوقار ہیں۔ شہباز شریف نے کہا کہ مسلم لیگ ن نے خیبر پختونخوا میں جمہوری روایات کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کیا 2013 کے انتخابات کے بعد قائد نواز شریف نے صوبے میں اکثریتی جماعت کو حکومت بنانے کا موقع دیا، محمد نواز شریف کی جمہوری سوچ اور فراخ دلی نے خیبر پختونخوا میں جمہوریت کو آگے بڑھنے کا موقع دیا۔ انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں 13 سال برسر اقتدار پارٹی کی طرف سے بلند و بانگ دعوے کیے گئے، گزشتہ 13 سال میں صوبے میں کتنی یونیورسٹیاں اور ہسپتال بنائے گئے؟ عوامی خدمت کے بجائے سیاسی نعروں اور تقسیم در تقسیم پر توجہ دی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ پشاور سے کوہستان، ہزارہ اور جنوبی اضلاع تک عوامی مسائل عدم توجہی کا شکار رہے، ملک سے دہشت گردی کے خاتمے میں خیبر پختونخوا کے عوام نے عظیم قربانیاں دیں، عوام، پولیس، فوج اور سیاسی رہنماؤں نے دہشت گردی کے خلاف بے مثال قربانیاں دیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان نے بھاری جانی اور معاشی نقصان اٹھایا، محمد نواز شریف کے دور میں پوری قوم اور اداروں نے مل کر دہشت گردی کا خاتمہ کیا، اے پی ایس پشاور کا انتہائی دردناک اور دل خراش واقعہ آج بھی ذہنوں میں تازہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ننھے بچوں کی شہادت کا سانحہ تاریخ میں ایک المناک مثال کے طور پر موجود رہے گا، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں خیبر پختونخوا کے عوام کی قربانیوں کو فراموش نہیں کیا جا سکتا، گزشتہ ڈھائی سال میں ملک میں لانگ مارچ اور دھرنوں کی سیاست کی گئی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ 2014 کے دھرنے کے باعث چینی صدر کا دورہ؟ پاکستان مؤخر ہوا 2015 میں صدر شی جن پنگ کے دورہ؟ پاکستان میں اہم معاہدوں پر دستخط کیے گئے، ملک سے 20، 20 گھنٹے کی لوڈشیڈنگ کا خاتمہ نواز شریف کی شبانہ روز محنت کا نتیجہ تھا۔ وزیراعظم نے کہا کہ 2019 اور 2020 میں افغانستان سے دہشت گردوں کو واپس لاکر بسایا گیا، دہشت گردی کو دوبارہ سر اٹھانے سے ملک کو بہت نقصان پہنچا، دہشت گردی کے خلاف ماضی کی طرح مل کر مقابلہ کرنے کی دعوت دی، لیکن ہماری بات نہیں سنی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ 2010 کے این ایف سی ایوارڈ میں خیبر پختونخوا کے لیے ایک فیصد اضافی وسائل مختص کرنے پر اتفاق ہوا، این ایف سی ایوارڈ کے تحت خیبر پختونخوا کو اب تک 800 ارب روپے مل چکے ہیں، خیبر پختونخوا میں 800 ارب روپے سے کتنے سیف سٹی منصوبے قائم کیے گئے؟ انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا میں محکمہ انسداد دہشت گردی کو کتنا مضبوط بنایا گیا؟ صوبے میں پولیس کی 5 ہزار خالی اسامیوں پر بھرتی نہیں کی گئی، خیبر پختونخوا میں دستیاب وسائل پولیس کو جدید اسلحے اور تربیت کی فراہمی پر خرچ ہونے چاہئیں تھے۔ شہباز شریف نے کہا کہ ملکی معیشت مستحکم کرنے کے لیے عسکری اور سیاسی قیادت نے مل کر شبانہ روز محنت کی، عالمی حالات اور خلیج جنگ کے باعث توانائی کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا، مشکلات کے باوجود حکومت نے عوامی ریلیف کے لیے فیول سبسڈی سکیم کا اجراء کیا۔ انہوں نے کہا کہ فیول سبسڈی سکیم سے ایک کروڑ 30 لاکھ افراد مستفید ہو چکے ہیں، عوام کو ریلیف دینے کے لیے حکومت نے 75 ارب روپے مختص کیے، غریب آدمی کو ریلیف دینا حکومت کی اہم ترجیح ہے، ملکی معیشت کو عدم استحکام سے بچانے کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ وزیراعظم نے بتایا کہ ناگزیر حالات کے پیش نظر خیبر پختونخوا میں گورنر راج اور ایمرجنسی کا نفاذ کیا گیا، مذاکرات کے ذریعے معاملات حل کرنے کی کوشش کی، پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن کی کمیٹی نے 48 گھنٹے تک مذاکرات کیے، مذاکرات کے بعد طے شدہ مسودے کی منظوری کا انتظار کیا جاتا رہا لیکن منظوری نہ مل سکی۔ انہوں نے واضح کیا کہ عوام، ملک، معیشت اور معاشرے کو بچانے کے لیے فیصلہ کرنا ضروری تھا، بروقت فیصلہ نہ کیا جاتا تو صوبے کو مزید نقصان پہنچ سکتا تھا، صوبے کی ترقی، خوشحالی اور عوامی خدمت کے لیے مسلم لیگ ن اپنی کوششیں جاری رکھے گی۔

مقدمے سے بری ہونے پر کریکٹر سرٹیفکیٹ بنوانے والے شہریوں کیلئے خوشخبری

قانون شہریوں کو جو حق دے چکا اس کے لیے عدالت آنا ضروری نہیں

اسلام آباد (سی ایم لنکس) اسلام آباد ہائیکورٹ نے مقدمے سے بری ہونے پر کریکٹر سرٹیفکیٹ بنوانے والے شہریوں کے لیے خوشخبری سنادی۔ اسلام آباد ہائیکورٹ نے بڑا فیصلہ جاری کرتے ہوئے مقدمے سے بری ہونے پر اس کیس کا حوالہ کریکٹر سرٹیفکیٹ میں نہ دیا جائے، عدالت نے اس حوالے سے آئی جی اسلام آباد کو طریقہ کار وضع کرنے کی ہدایت کی۔ اسلام آباد ہائیکورٹ نے کہا کہ قانون شہریوں کو جو حق دے چکا اس کے لیے عدالت آنا ضروری نہیں، جسٹس ایاز شوکت نے مفاد عامہ کا بڑا فیصلہ جاری کر دیا۔ عدالت نے بریت کے بعد ایف آئی آر کا کریکٹر سرٹیفکیٹ میں حوالہ غیر قانونی قرار دے دیا، اسلام آباد ہائیکورٹ نے کہا کہ پولیس کی جانب سے شہری کو جاری پہلا کریکٹر سرٹیفکیٹ غیر قانونی قرار ہے، بری ہونے والے شہریوں کو عدالت آنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ تھانہ شالیمار کی ایف آئی آر کا حوالہ کریکٹر سرٹیفکیٹ میں ختم، عدالت نے شہری کی درخواست منظور کر لی، عدالت نے کہا کہ پولیس کریکٹر سرٹیفکیٹ میں حتمی بریت پر ختم ہونے والی ایف آئی آر کو ظاہر کرنے کی کوئی قانونی گنجائش نہیں ہے، پولیس اندرونی ریکارڈ اپنے پاس رکھ سکتی ہے، لیکن بیرون ملک جانے والے شہری کے سرٹیفکیٹ میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ عدالت کے مطابق بری ہونے والے شخص کو مجرم کی طرح پیش نہیں کر سکتا، بریت کے بعد ایف آئی آر کا اندراج آئین کے آرٹیکل 4، 9، 15 اور 14 کی خلاف ورزی ہے، پولیس سرٹیفکیٹ میں درج تھا کہ ملزم تفتیش میں ڈسچارج اور عدالت نے اتفاق کیا، جو غلط ہے، پٹیشنر کو ڈسچارج ظاہر کر کے اس کی قانونی حیثیت کو کم کیا گیا۔

معدنی وسائل پر مولانا فضل الرحمٰن پہلے بھی بات کرتے رہے ہیں

جمعیت علمائے اسلام ف کے رہنما مولانا عطاء الرحمٰن

نوشہرہ (سی ایم لنکس) جمعیت علمائے اسلام ف کے رہنما مولانا عطاء الرحمٰن نے کہا ہے کہ معدنی وسائل پر مولانا فضل الرحمٰن پہلے بھی بات کرتے رہے ہیں اور اب بھی کر رہے ہیں۔ نوشہرہ میں عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما بابر شاہ کی جمعیت علمائے اسلام میں شمولیت کے حوالے سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ میں میاں بابر شاہ کو جے یو آئی میں شمولیت پر مبارکباد دیتا ہوں۔ مولانا عطاء الرحمٰن نے کہا کہ انتخابی اصلاحات سے متعلق ہمیں کوئی دعوت نہیں دی گئی۔ جمعیت علمائے اسلام کے رہنما کا یہ بھی کہنا ہے کہ ہمیں مختلف منصب کی پیشکشیں ہوئیں لیکن ہم نے ٹھکرا دیں۔

5 روزہ پاک۔ اقوام متحدہ بین الاقوامی کانفرنس کا اختتام ہوگیا

5 روزہ کانفرنس کے دوران 17 سیشنز اور 67 تکنیکی پریزنٹیشنز پیش کی گئیں

اسلام آباد (سی ایم لنکس) 5 روزہ پاک۔ اقوام متحدہ بین الاقوامی کانفرنس کا اختتام ہوگیا، جس میں 22 ممالک کے مندوبین سمیت 250 سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔ بین الاقوامی کانفرنس میں خلائی ٹیکنالوجی کے ذریعے موسمیاتی تبدیلیوں اور قدرتی آفات سے نمٹنے پر زور دیا گیا۔ سپارکو کے مطابق کانفرنس میں قبل از وقت انتباہی نظام کو مزید مؤثر بنانے کی سفارش کی گئی۔ 5 روزہ کانفرنس کے دوران 17 سیشنز اور 67 تکنیکی پریزنٹیشنز پیش کی گئیں، جبکہ 10 کلیدی خطابات اور 5 پینل مباحثوں کا انعقاد بھی کیا گیا۔ وفاقی وزیر ڈاکٹر مصدق ملک نے پاک۔ اقوام متحدہ کانفرنس کی اختتامی تقریب میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے ردعمل دینے کے بجائے پیشگی تیاری پر توجہ دینا ہوگی۔ سیٹلائٹ ڈیٹا، مصنوعی ذہانت اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے قدرتی آفات کی پیشگی نشاندہی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتباہ ایسا ہونا چاہیے جو متاثرہ مقام اور آبادی کی واضح نشاندہی کرے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ سائنسی معلومات کو بروقت فیصلوں اور عملی اقدامات میں تبدیل کرنا ناگزیر ہے۔ سیلابی علاقوں اور تجاوزات کی سیٹلائٹ کے ذریعے مسلسل نگرانی بھی ضروری ہے۔ چیئرمین سپارکو نے کہا کہ خلائی ٹیکنالوجی کی حقیقی افادیت بروقت فیصلوں اور عملی اقدامات میں ہے۔ انہوں نے اداروں کے درمیان معلومات کے تبادلے اور باہمی تعاون کو مضبوط بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ نمائندہ اقوام متحدہ نے کہا کہ خلائی ٹیکنالوجی کے مؤثر استعمال کے لیے عالمی تعاون اور علم کا تبادلہ اہم ہے۔ سپارکو کی جانب سے کانفرنس میں پاکستان اسپیس فار کلائمیٹ اقدام بھی پیش کیا گیا۔ سپارکو کے مطابق پاکستان کی خلائی صلاحیتیں موسمیاتی نگرانی اور آفات کے خطرات کے جائزے میں معاون ثابت ہوں گی۔ کانفرنس میں آفات سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی تعاون کے فروغ پر اتفاق کیا گیا۔ کانفرنس میں کمزور اور متاثرہ آبادیوں تک بروقت انتباہ پہنچانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ 5 روزہ پاک۔ اقوام متحدہ کانفرنس کے اختتام پر سب کے لیے قبل از وقت انتباہ کے عالمی وژن کے فروغ کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔

پبلشر
احسان احمد سحر
پرنٹر
نسیم اختر
مطبع
گردیزی پرنٹنگ پریس بہاولپور
مقام اشاعت
535-536 سرور شاہ سٹریٹ احمد پور شرقیہ

Dawlance
COSTUMER SERVICE CENTER
ALI COOLING CENTER
علی کولنگ سنٹر
احمد علی چوہدری
0300-6816803
0304-8201111
کچہری روڈ نزد UBL بینک احمد پور شرقیہ